ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | R. F. - No. L. | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ

جلد ۱۴

۲۶ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء ۔ ساون سمت ۱۹۷۰ بروز جمعرات

قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۳۰

ضعیف مردہ دلی گر بقادیاں درآ | جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر صاحب | کہ ہست محی موتیٰ کلام نور الدین

ایک عظیم الشان نشان

جو لوگ حضرت مسیح [illegible] صلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں پر یہ کہتے ہوئے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں میں اُن سے یہ سوال کیا کرتا ہوں کہ اگر پوری ہو جاتی تو کیا ہوتا۔ کیا تم اُسکو قبول کر لیتے اور حضرت مرزا صاحب کو مان لیتے؟ کیونکہ جب تک ہم یہ نہ دیکھ لیں کہ سائل میں سچائی کے قبول کرنے کی استعداد موجود ہے اُس کے سامنے دلائل بیان کرنا گویا اندھے کو چاند کی روشنی دکھانے کی کوشش کرنا ہے۔ اگر سائل میں یہ مادہ موجود ہے کہ وہ کسی پیشگوئی کو سچا ہوتا ہوا پاکر ضرور قبول کر لیتا ہے۔ تو ہم بہت سی پیشگوئیاں جنکو دوست دشمن مان گئے ہیں کہ پوری ہو گئیں بلکہ سائل بھی ان کا قائل ہے پیش کرتے ہیں اُن کو حق پاکر سائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لے پھر جو نبوت اُس کے خیال میں پوری نہیں ہوئی اُس کا پورا ہونا بھی ہم بدلائل دکھا دینگے کیونکہ پیش گوئیوں کے متعلق سوال کرنیکا حق اُس کو حاصل ہے جو پیشگوئیوں سے فائدہ اُٹھانے کی عادت رکھتا ہے اور جو بدقسمت صدہا پیشگوئیاں پوری ہوتی ہوئی دیکھ چکا ہے اور اُسے صداقت کو قبول نہیں کیا تو اُس کے واسطے بھی جواب کافی ہے۔ کہ تمہارے لئے کسی پیشگوئی کا پورا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے ٭ اگر پوری ہو تب بھی تم منکر اگر نہ ہو تب بھی تم منکر۔ جس نے بہرحال منکر ہی رہنا ہے اُسے کیا حق حاصل ہے کہ وہ کسی پیشگوئی کے پورا نہ ہونے پر کچھ سوال کرے سواءٌ علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون (پارہ اول رکوع اول)

ایسے ہی ضدی منکرین کی شناخت کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک تازہ نشان اب دکھایا ہے۔ ترکوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا پہلا حصہ تو پورا ہو چکا تھا کہ وہ مغلوب ہوئے اب دوسرا حصہ بھی پورا ہوا کہ وہ غالب ہوئے۔ ایڈریانوپل پر قبضہ کر لیا یہ ایک ایسی بات ہے کہ یورپ کا کوئی مدبر تو کیا کہہ سکتا ہے خود ترکوں کے بھی خواب وخیال میں نہ تھا کہ وہ پھر بلقانی ریاستوں پر غالب آجائینگے۔ عین جنگ کے زمانہ میں جب کہ ترک شکست پر شکست کھا رہے تھے اس پیشگوئی کو ہمارے اخباروں اور رسالوں میں دوبارہ کثرت سے شائع کیا گیا۔ لاہور سے ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے اس مضمون پر ایک جدا ٹریکٹ شائع کیا اور خدا ناصر ہو خواجہ کمال الدین کا جس نے تمام یورپ میں اس نبوت کو شائع کیا اور ترکوں کے واسطے بالخصوص ترکی زبان میں چھاپ کر شائع کیا۔ اس جنگ کا ظاہری سبب کچھ ہی ہو مگر دراصل باطن میں ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور کی صداقت کو مسلمانوں پر بخوبی ظاہر کرنے کے واسطے اور اس قوم پر گویا ایک آخری حجت قائم کرنے کے واسطے یہ ایک عظیم الشان نشان دکھایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو جائیگا کہ پیشگوئی کی صداقت کو قبول کرنیکا کوئی مادہ کس کس میں باقی رہ گیا ہے۔ اور کون بالکل ختم اللہ علیٰ قلوبھم کا مصداق ہو کر عذاب عظیم کا منتظر ہو رہا ہے۔

پیارے مسلمانو! ضد کو چھوڑو اور تعصب سے باز آؤ اپنوں کو بیگانہ نہ جانو اور خدا کے کاموں کی قدر کرو۔ جس چیز کو تمہارا چندہ مال۔ تلوار۔ جتھا اور جماعت حاصل نہ کر سکی وہ محض خدا کے فضل سے ہوئی کیوں اس واسطے کہ اُس قدوس کا جلال ظاہر ہو کیا مرزا صاحب عالم الغیب تھے جو اُنھوں نے اتنی مدت پہلے ترکوں کے مغلوب اور غالب ہونے کی خبر دی۔ ہاں وہ عالم الغیب نہ تھے۔ مگر عالم الغیب سے غیب کی خبر پانے والے تھے۔

خدا کی باتوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ایمان لاؤ تاکہ تمہاری عزت دُنیا میں پھر قائم ہو٭

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا٭

مبارک ماہ رمضان

اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاشقانہ عبادت کا مہینہ مومنین مخلصین کے واسطے بہت قریب آرہا ہے۔ غالباً آئندہ ہفتہ کو پہلا روزہ ہوگا۔ عبادت رمضان کے قواعد اخبار میں کئی بار شائع ہوچکے ہیں۔ اوقات سحری وغیرہ اسی اخبار میں درج کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ اوقات قادیان کے ہیں۔ مشرق و مغرب کی سمت میں رہنے والے احباب اپنے فاصلے کے مطابق اس پر چند منٹ گھٹا بڑھا لیں۔ شمال و جنوب میں فرق نہیں پڑتا مثل جو وقت یہاں ہے قریباً وہی وقت اجمیر میں ہوگا۔ لیکن کانپور و پشاور کے اوقات میں فرق پڑجائیگا اور خیال رکھنا چاہئے کہ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں۔

یہودی بھی روزے رکھتے تھے عیسائی بھی پہلی صدیوں میں تو سب روزے رکھتے تھے اور رومن کیتھالک اب بھی کچھ روزے رکھتے ہیں۔ کتاب تعلیم حوارین میں صاف حکم ہے کہ ہر بدھ اور جمعہ کے دن روزہ رکھو دیکھو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا صفحہ ۲۰۲ جلد ۳ دہم ایڈیشن۔ مگر فرقہ نورافشاں کے عیسائی نہیں رکھتے ؛ وہ کہتے ہیں یسوع نے ختنہ کرایا ہمیں ضرورت نہیں۔ یسوع نے روزے رکھ چھوڑے اب ہمیں ضرورت نہیں کاش اسپر ایک فقرہ اور بھی بڑھایا جاتا کہ یسوع نے روٹی کھائی اب ہمیں ضرورت نہیں۔

غرض کہ روزوں کی عبادت کم و بیش ہر مذہب و ملت کے لوگوں میں رائج ہے۔ لیکن سب سے عمدہ اور اعلیٰ اور افضل طریق وہی ہے جو اسلام نے سکھلایا ہے جو شخص اللہ کے واسطے بارہ ماہ میں سے ایک ماہ اپنے نفس پر قابو پانے کی ریاضت کریگا اس کے باقی گیارہ ماہ بھی اسی ثواب میں شمار ہونگے ؛

اس زمانہ میں سب لوگوں کو یورپ کی آواز بہت پسند اور صحیح معلوم ہوتی ہے اس لئے اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اب یورپ کے بعض بڑے بڑے لائق ڈاکٹروں نے ایسے شفاخانے بنائے ہیں جہاں تمام بیماریوں کے علاج صرف روزوں کے ذریعہ سے کئے جاتے ہیں۔ ان ڈاکٹروں کا دعویٰ ہے کہ روزہ ہی ایک ایسی تدبیر ہے جس سے بدن کا ہر ایک زہر رفع ہوجاتا ہے اور تمام بیماریاں رفتہ رفتہ زائل ہوجاتی ہیں اس کے متعلق چند کتابیں بھی ہمارے پاس آئی ہیں ؛

چاہئے کہ ہمارے بھائیوں کے روزے رسم و رواج کے طریق پر نہ ہوں بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ہوں۔ ہر شخص روزوں میں اپنی حالت کی خاص اصلاح کی طرف متوجہ رہے۔ اپنی بدیوں کے چھوڑنے اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی عادت ڈالے ہر ایک جھگڑے اور فساد سے بچتا رہے اتقوا اللہ یا عباد اللہ فی اقامۃ حدود اللہ

رمضان شریف میں قادیان میں درس قرآن کا کیا لطف ہوتا ہے اسکو ہم سال گذشتہ کے ماہ رمضان کے ایک اخبار بدر سے نقل کرتے ہیں:۔

"آجکل بسبب رمضان شریف تمام درسوں کے عوض میں صرف ایک قرآن شریف کا درس ہوتا ہے۔ درس کیا ہے نعماء الٰہیہ کی ایک بارش ہے قرآن شریف کا ایک پارہ روزانہ پڑھا جاتا ہے ترجمہ کیا جاتا ہے اور اُس کی تفسیر سنائی جاتی ہے سوال کرنے والوں کے سوالوں کے جواب دئے جاتے ہیں نکات و معرفت کا ایک دریا بہایا جاتا ہے جس درد دل سے حضرت صاحب قرآن شریف سناتے اور پڑھاتے ہیں اور بار بار تاکید کرتے ہیں کہ میرا پڑھانا اور سنانا اسواسطے نہیں کہ تم پڑھ لو اور سُن لو اور نوٹ کرلو اور معنی تحریر کرو بلکہ اسواسطے ہے کہ تم اس پر عمل کرو تمہاری زندگی کی روش تمہارے اس علم کا نمونہ ہو یہ باتیں دلوں میں تاثیر کرنے والی ہوتی ہیں پھر ساتھ ساتھ حضرت کی دعائیں اللہ اکبر قادیان کا رمضان اپنی برکتوں اور رحمتوں میں دوسرے شہروں کے رمضانوں پر ایک فوقیت رکھتا ہے ؛ مبارک ہیں وہ جن کو اس سے مستفید ہونیکی توفیق ملی۔

کتاب الصیام

مولفہ قاضی اکمل صاحب روزوں کے متعلق تمام ضروری احکام اس کتاب میں جمع کردئے گئے ہیں ماہ رمضان سے قبل ایک بار اس کتاب کو پڑھ لینا انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ قیمت فی نسخہ ایک آنہ محصولڈاک۔ ر چار نسخے اکٹھے منگوائے جائیں تو محصولڈاک معاف

اخبار قادیان وبرادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور اہل بیت مسیح موعود ہر طرح سے عافیت سے۔ دو پیارے بھائی مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب لاہوری نومسلم اور عزیز سید ولی اللہ شاہ صاحب پسر ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب علوم عربیہ کے حصول کیواسطے مصر تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو ؛ حضرت قاضی اکمل صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے مبارک ہو صحت و سلامتی کے ساتھ نیک لمبی زندگی عطا ہو اور خدمات دینی میں اپنے والدین کا وارث ہو عاجز اور برادران شیخ غلام احمد صاحب و شیخ رحیم بخش صاحب گورداسپور کے جلسہ اسلامیہ میں شامل ہوکر اور وعظ کرکے واپس قادیان آگئے گذشتہ اتوار کو جلسہ منتظمین صدر انجمن ہوا لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر صاحبان تشریف لائے تھے ؛

رمضان المبارک میں اوقات

دن	رمضان المبارک	مطابق ماہ انگریزی	قادیان میں: طلوع صبح صادق		غروب آفتاب	
			گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
پیر	۱	۴ اگست	۴	۲۹	۷	۶
منگل	۲	۵	۴	۳۰	۷	۵
بدھ	۳	۶	۴	۳۰	۷	۵
جمعرات	۴	۷	۴	۳۰	۷	۵
جمعہ	۵	۸	۴	۳۱	۷	۴
ہفتہ	۶	۹	۴	۳۱	۷	۴
اتوار	۷	۱۰	۴	۳۱	۷	۴
پیر	۸	۱۱	۴	۳۲	۷	۳
منگل	۹	۱۲	۴	۳۲	۷	۳
بدھ	۱۰	۱۳	۴	۳۳	۷	۲
جمعرات	۱۱	۱۴	۴	۳۳	۷	۲
جمعہ	۱۲	۱۵	۴	۳۴	۷	۱
ہفتہ	۱۳	۱۶	۴	۳۵	۶	۵۹
اتوار	۱۴	۱۷	۴	۳۶	۶	۵۸
پیر	۱۵	۱۸	۴	۳۶	۶	۵۸
منگل	۱۶	۱۹	۴	۳۷	۶	۵۷
بدھ	۱۷	۲۰	۴	۳۸	۶	۵۶
جمعرات	۱۸	۲۱	۴	۳۸	۶	۵۶
جمعہ	۱۹	۲۲	۴	۳۹	۶	۵۵
ہفتہ	۲۰	۲۳	۴	۴۰	۶	۵۴
اتوار	۲۱	۲۴	۴	۴۱	۶	۵۳
پیر	۲۲	۲۵	۴	۴۱	۱	۵۳
منگل	۲۳	۲۶	۴	۴۲	۶	۵۳
بدھ	۲۴	۲۷	۴	۴۳	۶	۵۲
جمعرات	۲۵	۲۸	۴	۴۴	۶	۵۱
جمعہ	۲۶	۲۹	۴	۴۵	۶	۵۰
ہفتہ	۲۷	۳۰	۴	۴۶	۶	۴۹
اتوار	۲۸	۳۱	۴	۴۷	۶	۴۸
پیر	۲۹	یکم ستمبر	۴	۴۸	۶	۴۷
منگل	۳۰	۲ ستمبر	۴	۴۹	۶	۴۶

یہ وقت ریلوے ٹائم سے ہے

کلام امیر

دیدار رسول کا شوق

ایک شخص نے عرض کی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا بہت خواہشمند ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا آپ درود شریف بہت پڑھا کریں۔

توکل

فرمایا کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب جبکہ حضرت جانجان رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہوئے تو اُس گڑبڑ میں تین روز گذر گئے لیکن کسی نے اُن کو کھانا نہ دیا۔ وہ بھی انتظار میں بھوکے رہے۔ لیکن نہ مانگا۔ تیسرے روز رات کو جبکہ سب سو رہے تھے تو ایک شخص نے پکارا کہ (باقرخانی لو) آپ نے اُس کو لیکر بھوک کے مطابق کھا لیا پھر بھی وہ بہت بچ رہی۔ خیال ہوا کہ بقیہ رکھ چھوڑیں لیکن معاً دل میں گذرا کہ خدا مالک و رازق ہے پھر آئندہ کی اس قدر کیوں فکر۔ لہذا اُسے لیکر مسجد کے باہر نکلے دیکھا کہ ایک فقیر سوال کر رہا ہے۔ آپ نے بلا تامل اُسے دیدیا۔ جب سو رہے تو الہام ہوا کہ ہم نے تمہارا امتحان کیا تھا ایک تو بھوکے رکھکر دوسرے روٹی دیکر۔ لیکن تم پاس ہو گئے اب ہم مرنے تک تمھیں بھوکا نہ رکھینگے جب صبح ہوئی تو ناگہاں سب کو خیال ہوا کہ ہم نے تین روز سے حضرت کو کھاتے نہیں دیکھا۔ لنگرخانہ سے آخر کسینے آپکو کھانا کھلایا بھی ہے یا نہیں۔ ہوتے ہوتے پھر آپ سے ہی سبھوں نے دریافت کیا اور معلوم ہونے پر سب نے معذرت خواہی کی۔ لیکن جیسے جیسے کہ لوگ آپ سے اپنی غفلت کی معافی چاہتے تو آپ ویسے ہی بہت ہنستے جاتے تھے۔ فرمایا یہ خدائی تصرفات ہوتے ہیں (اعلیحضرت خلیفۃ المسیح کو بھی اس سلسلہ میں بیعت تھی)

کتب حدیث

کسی کا سوال پیش ہوا کہ حدیث میں کونسی کتابیں پیش نظر رہیں۔ فرمایا موطا۔ عمدۃ الاحکام ہمیشہ زیر مطالعہ رہیں۔

ظالم سے کیونکر بچ سکتے ہیں

ایک صاحب نے اپنا مقدمہ اور اُس کی پریشانی اور پھر حاکم کا ظلم سُنایا تو۔ فرمایا کہ ایک دفعہ کسی صاحب کو بھی ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا۔ جبکہ سب مجھسے مشورہ کیلئے پوچھا تو میں نے کہا کہ پہلے تم خوب خوب توبہ کر لو۔ جب اُنھوں نے توبہ کر لی تو اتفاقاً وہ ظالم حاکم اُن کی پیشی سے پہلے ہی چلا گیا

معیار صداقت

فرمایا معیار صداقت فضل الٰہی ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں جسپر فضل ہوا حق کو پا لیا۔ اگر حقیقت میں کوئی معیار ظاہر ہوتا تو پھر سب ہی حق کو شناخت کر لیتے۔

بچاؤ

فرمایا پُل صراط سے بچنے کے لئے لا الہ الا اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں

تحصیل علم

ایک امیر کے لڑکے کا واقعہ بیان فرمایا جو آپ اور وہ ایک مولوی کے پاس پڑھا کرتے تھے کہ وہ لڑکا ایک ایک صفحہ صرف میر کا ۶ بجے صبح سے شام کے ۴ بجے تک بڑے غور و فکر اور تحقیق سے پڑھا کرتا۔ آپ نے تو ایک ہی روز میں بہ تنگ آکر چھوڑ دیا اور اُستاد صاحب سے کہا کہ اسطرح تو تحصیل کے لئے عمر نوح چاہیئے۔ مولویصاحب نے بھی کہا کہ واقعی میرا بھی دم ناک میں ہے لڑکے کی طبیعت میں شک بہت ہے۔ ذری ذری بات پر بیسیوں سوالات کے جوابات مجھے دینے پڑتے ہیں۔ میں بھی قریب میں جواب دینے والا ہوں۔ فرمایا کہ میں جبکہ عرب سے سب علم تحصیل کر کر آیا تو وہ فصول اکبری پڑھ رہے تھے۔ ایک روز میرے پاس آئے اور کہا کہ میں پڑھنے آیا ہوں لیکن پہلے میں کچھ دن آپکو آزمالونگا۔ پس ایک سال ایسا ہی گذرا پھر ایک روز کہنے لگے کہ میں نے دعا کی ہے کہ آپ کو لڑکا ہو جبکہ آپ اپنے لڑکے کو پڑھائینگے تو میں بھی اُس کے ساتھ پڑھونگا بالآخر چند دنوں بعد اُن کا انتقال ہو گیا۔

تثلیث کچھ عیسائیوں ہی میں نہیں

نہیں ہے بلکہ تثلیث کا رسم و رواج عجمیوں میں بُت پرستی سے متخرج ہوا تھا پھر اس مسئلہ کو زردشت نے دلائل ظنی سے مبرہن کیا اور اُسکی جماعت اسبات پر متفق ہو گئی کہ اہرمن اور یزداں اور مزد تینوں ملکر ایک خدا ہیں اور یہ عالم میں تثلیث کا پہلا شجر (جھگڑا) ہوا پھر جب ہندوستان سے سری ویاس جی مہاراج بانی وید زردشت سے ملاقات کی تمنا پر تشریف لیگئے تو علاوہ آتش پرستی۔ سورج پرستی اور آواگون (تناسخ) کے تثلیث کا مسئلہ بھی اپنے پیروان کے لئے ہندوستان میں لیتے آئے۔ چنانچہ زردشتی تعلیم پر ہندوؤں نے بھی تین عدد خدا تسلیم و یقین کر لئے۔ برہما۔ شیو۔ وشن تینوں اقنوم ملکر ایک خدا ہوئے اور یہ دوسرا تثلیث کا پودا نصب ہوا زاں بعد جولیس قیصر کہتا ہے کہ یورپ میں تثلیث کا مسئلہ عجمیوں سے پہنچا اور اس مسئلہ کو آریوس نے اور بلند کیا۔ اسکندر آفندی (دیکھو لب تواریخ) لکھتا ہے کہ زمانہ آریوس میں بھی قیصر فلادویوس اور بطریق انطاکیہ اور یونس و شمیسانی موحد تھے۔ چونکہ قسطنطین اول نے اس مسئلہ کو آویزہ گوش بنا لیا تھا اسواسطے آریوس کی تثلیث کو اور شہرت ہو گئی تھی آخر سنہ جلوس کے بیسویں سال بطریق اسکندریہ میں آریوس اور الکساندر موحد سے نہایت قومی پیمانہ پر بحکم شاہی مباحثہ منعقد ہوا لیکن آریوس اپنی تثلیث کو کسی نوع پر بھی ثابت نہ کر سکا۔ اس مباحثہ کے انجام پر قسطنطین اول نے الکساندر کو نہایت تحسین کی اس جانکاہ حادثہ کو دیکھ کر آریوس کا ہمخیال یا شاگرد اوسیانوس نامے بہت برہم ہوا اور اوسیانوس موحد سے مباحثہ پر طیار ہوا اس مباحثہ کا انجام بھی وہی آریوس کا آخرانہ ہوا اور اوسیانوس اپنی تثلیث کو ثابت نہ کر سکا اس مباحثہ کا اثر قسطنطین اول پر بہت پڑا اور وہ اس عقیدہ سے دست بردار ہو کر اپنے فرمان شاہی سے آریوس کے کافر ہونیکا اعلان عام کیا اسپر گریوس نے قسطنطین اول کو لکھا کہ تو وحدانیت کے خیال سے باز آ قسطنطین اول اس تحریر کے دباؤ سے دنیوی مصلحت پر تثلیث کو پھر ماننے لگا اب اگر تمام جہان کے پادری باہم ملکر مسیح کی الوہیت ثابت کرنا چاہیں تو وہ تمام براہین زردشتی تثلیث کے حق میں مفید ہونگے کیونکہ وہ تثلیث کا مدعی اول ہے۔ قطع نظر یا ہندوؤں کی تثلیث کی تقویت پر دال ہونگے۔ ہاں وہ تمام براہین پیش کردہ یسوع ناصری پر اُس حالت میں منطبق ہونگے کہ جب پادری صاحبان اول اور دوم تثلیث کو کسی برہان قاطع سے قطع کرتے ہوئے مسیح کی تثلیث پر کوئی خاص مابہ الامتیاز ثابت کریں نظر بریں ہولی بائیبل میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے کہ جس سے یہ ثابت ہے کہ مسیح خدا یا خدا کا فرزند صلبی ہے۔ اگر کوئی آیت ہے تو یسوعی مجموعی ہمارے آگے پیش کریں۔ ورنہ ہم نے جہاں تک بائیبل کو پڑھا ہے اُسمیں تو مسیح بحد غایت انسان ہی معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو میں ایک ایسی آیت پیش کرتا ہوں جس کے سُننے کے بعد تثلیث کی اسپرٹ کا گیس ایک محقق کے دل میں باقی نہ رہیگا اور وہ یہ کہ یوحنا ۲۰ باب ۱۷ درس میں اُن تمام الکیسو بیس حواریوں و دیگر حاضرین موقع کے افرادوں سے فرماتے ہیں کہ " میں اوپر اپنے باپ اور اپنے خدا اور تمھارے خدا کے پاس جاتا ہوں۔ ناظرین یہاں کے باپکے لفظ نے صاف صاف فیصلہ کر دیا کہ جس نمط کلام سے مسیح کو خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے وہ لفظ عام ہے پس جسطرح مسیح خدا کی اولاد پکارے جانیکا مستوجب ہوئے اُسیطرح وہ بھیڑ بھی جنکو مسیح مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ تمھارے باپکے پاس الخ خدا کے بیٹے کہے جانے کے مستحق ہیں اب بتاؤ کہ مسیح میں اور اُن افرادوں میں جنکو مسیح نے مخاطب کیا ہے فی ذاتہ کونسا مابہ الامتیاز حاصل ہے۔

(مرزا اکبیر الدین احمد)

نغمۂ اکمل

اذاں سنتا ہوں میں ہر روز ناقوس برہمن سے
مہک پھولوں کی آتی ہے مجھے ہر خار گلشن سے

کہاں کا ابن۔ کیسا باپ۔ یہ اقنوم کیا معنے
میں واللہ کچھ نہ سمجھا پادری صاحب کے سرمن سے

صلوٰۃ وصوم سے مانع۔ زکوٰۃ و حج کی دشمن ہے
نہایت تنگ آیا ہوں تمہاری سولیزیشن سے

وہ دل پتھر کا رکھتے ہیں کلیجہ ہم بھی پتھر کا
چلو ٹکرا کے دیکھیں آج اس آہن کو آہن سے

محرم کی مجالس منعقد کرنے سے کیا حاصل
کہ بنتا کچھ نہیں فریاد و زاری آہ و شیون سے

بتاؤں قادیاں دارالاماں کی خوبیاں کیا کیا
صدا آتی ہے الا اللہ کی ہر کوئے و برزن سے

کئی بار آچکا ہے جی میں لیکن ہو نہیں سکتا
کسی دن جا کے امروہہ میں ملئے فاضل احسن سے

محب اہل بیت و مخلص ماموریزدانی
بڑی سرکار ہے وابستہ ہوں ہر حسن کے دامن سے

جوانی میں نہایت پارسا محمود احمد ہیں
اگر شک ہو شہادت آ کے لے اوکل ڈویژن سے

خدا کے پاک نبیوں سے نقار بغض رکھتا ہے
دیانندی کو میں اچھا نہیں کہتا سناتن سے

عرب کے والہ و شیدا سے ہندی بولنا مشکل
مجھے مسواک ہی اچھی ہے لالہ جی کی داتن سے

یہ سوز فرقت احباب ایسا سوز ہے اکمل
کہ کم ہوتا نہیں سینہ مرا۔ منصوری ہو دکن سے

مریض خستہ جاں اکمل۔ ضعیف قادیاں اکمل
سنبھل جائیگا دم بھر میں ہوا دو گے جو دامن سے

خواجہ صاحب کا خط بلجیم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم (از قلعہ بوینی علاقہ گودی ملک بلجیم)

بحضور مخدوم و مطاع سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ٭ جیسے گذشتہ عریضہ میں عرض کیا تھا میں کل ہفتہ کے دوپہر یہاں پہنچا یہ جگہ پہاڑی علاقہ ہے ملک بلجیم کی سرحد پر تھوڑے سے فاصلہ پر سرزمین جرمنی شروع ہو جاتی ہے۔ **شہزادی گراجا** جو اس قلعہ کی مالکہ ہے سویڈن کے شاہی خاندان سے ہے۔ یہ ایک بیوہ ہے عمر اس کی ۵۴۔ اور پچاس سال کے درمیان ہے۔ گذشتہ بائیس تیئس سال سے بیوہ ہے۔ تب سے علمی مشاغل میں مصروف ہے۔ اسی کے پاس آیا تھا جیسا کہ عرض کیا تھا ٭ گو اس کی تصانیف میں بھی اشارات تھے۔ لیکن جب اس سے گفتگو ہوئی تو معلوم ہوا کہ مدعیہ الہام ہے اور ان اسرار خفی کو کھولنے پر مامور ہوئی ہے جو اس کے خیال میں انجیل۔ توریت اور قدیم مصری مذاہب میں مضمر تھے۔ اسوقت یہاں یورپ کے بعض گوشوں میں صوفیانہ تو نہیں متصوفانہ خیالات کی ہوا چل رہی ہے۔ بات یہ ہے کہ بائیبل میں اور تعلیمات مسیح میں جو ہے وہ بہت حد تک طبائع کو ناپسند ہے۔ اور اب اس کی کھینچ تان کے معنے کئے جاتے ہیں اس کے ہر ایک معجزہ کی روحانی توجیہ بزعم خود ہو رہی ہے۔ اور ان امور کے کھولنے پر **پرنسس گراجا** کا خیال ہے کہ میں مامور ہوں ٭

اب جو عجیب اور میرے خیال میں جو ہمارے لئے مفید امر ہے وہ یہ ہے کہ اس پر جو کچھ منکشف ہوا ہے وہ قریب قریب اسلام ہے اور اسلامک ریویو کا اثر بھی ہے جو بات میں نے اس کو اسلام کی سنائی وہ نہایت ہی اس سے خوش ہوئی اور اس نے اس سے اتفاق ظاہر کیا۔ چنانچہ اپنی تحریر میں جو جولائی نمبر اسلامک ریویو میں چھپیگی اس نے علی الاعلان تسلیم کر لیا ہے کہ میں اسلام کے ساتوں اصول کو قبول کرتی ہوں۔ جو بات مجھے سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ بہت ذہین طباع اور ایک حد تک سلیم دل کی عورت ہے بہت کچھ کتابیں پڑھتی ہیں۔ موجودہ تعلیمات عیسائیت سے بیزار ہے اور امور میں صحیح صحیح نتائج پر آئی ہے۔ جسکو وہ الہاماً مانتی ہے۔ ہمیں اس میں کیا تعارض ہے۔ میں نے اس کو آج ایک امر صاف پوچھا۔ اور اس کا جواب اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ بجز اس کے کہ اس نے بجواب کہا کہ منشاء پروردگار کو میں نہیں سمجھ سکتی ٭

مینے کہا کہ دیکھو جب مسیح یہاں سے رخصت ہوئے اور یہ تسلیم کر گئے کہ میرے بعد کل تعلیم دینے والا بعد میں روح و راستی کے ساتھ آویگا ٭ اور تم خیال کرتی کہ مسیح کے بعد دو صدی تک مذہب قائم رہا پھر وہ امور سربستہ ہو گئے اور پھر سولہ سترہ صدی تک ایک قسم کا فیج اعوج تھا اور اب وہ روح و راستی کا دروازہ کھلنے لگا ہے تو بتلاؤ مسیح کی تیسری صدی سے آجتک کیا خداوند عالم کے اور صفات کاملہ کام نہیں کرتے رہے۔ وہ ہماری جسمانی پرورش نہیں کرتا رہا تو پھر کون وجہ ہے کہ برابر سولہ سترہ سو برس تک روحانی پرورش بند رہی۔ چاہیئے کہ مسیح کے تھوڑے عرصہ بعد نفس کا دروازہ کھل جاوے۔ اور ہم کیوں منتظر اتنی دیر تک رہیں

پھر جب تم نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ وے علوم جواب کھلنے والے ہیں وے کسی اور پر یورپ میں نہیں کھلے تو جب ایک مدعی ان علوم کا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھپر وہ پیشگوئی مسیح کی پوری ہوئی تو تم کیوں اسے قبول نہ کریں۔ اور وہ آجسے تیرہ صد برس پہلے علوم دنیا کو دیچکا ہے اولیات تم سے پہلے دوسرے مدعی کے حق میں ہے۔ اب رہا یہ کہ وہ کیا لایا اس کا سہل طریق فیصلہ کرنیکا یہ ہے کہ جو تم نئے علوم بتلاتی ہو کہ تم پر کھولے گئے ہیں وہ مجھے ایک ایک کر کے بتلاؤ اگر شرح و بسط کے ساتھ قرآن کریم میں موجود ہوں تو پھر کیوں نہ مانا جاوے کہ وہ علوم آچکے۔ ہاں یورپ بسبب تعصب اس طرف شاید نہ جاویگا اور ممکن ہے وہ باتیں تمھارے ذریعہ سن لیگا یہ بات اس کو کھا گئی جیسے کہ مینے اس کے چہرہ سے مطالعہ کیا۔ اور کہنے لگی کہ میں قرآن ضرور پڑھونگی

میرے نزدیک یہاں کے لئے یہ دیانند ثابت ہوگی۔ یعنی یہاں کے بت اس کے ہاتھ سے ممکن ہے ٹوٹ جاویں۔ اگرچہ دیانند سے یہ بہت بہتر ہے کیونکہ نبی کریم صلعم کی نہایت عزت و توقیر کرتی ہے۔ ایک بات جو میں نے اس شہزادی میں دیکھی وہ یہ ہے کہ دل کی بہت وسیع ہے۔ میرے اس کہنے پر اس نے کہا کہ بیشک قرآن مشرق کے لئے تھا لیکن مغرب کے لئے میری ضرورت ہے۔ میں نے کہا کیوں کل دنیا کے لئے نہ مانا جاوے اور تم کو محض ایک آلہ یورپ کے لئے سمجھ لیا جاوے۔ اسپر وہ متامل ہو گئی۔ پھر اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں ضرور قرآن پڑھونگی۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے قرآن نہیں پڑھا۔ اس نے کہا کہ مجھے کوئی اچھا ترجمہ بتلاؤ۔ میں نے کہا کہ ایک ترجمہ ہمارے اہتمام سے طیار ہو رہا ہے اس نے کہا خدا کے لئے بہت جلد چھپواؤ وہی ترجمہ اس قابل ہے کہ میں پڑھوں دوسرے ترجمہ تو شاید تعصب سے خالی نہوں۔ پھر اس نے مجھے کل اپنی ایک اور مختصر سی تصنیف دی تھی جو ابھی نہیں چھپی۔ جو میں نے آج پڑھی۔ مجھے پڑھ کر سخت حیرت ہوئی وہ کیا ہے ہے اسلام گویا کسی صوفی مسلم کی باتیں سنی ہوئی ہیں

کفارہ کی سخت دشمن کا دارد وذی اشری کی قائل بہشت اور دوزخ کی اسیطرح اور

اور بہشتی مدارجانہ ترقیات اور دوزخ کا محض تطہیر انسان کے لئے بننا وغیرہ وغیرہ کی مدعی ہے۔ یہ وہ امور ہیں جو موجودہ تعلیم مسیحیت کے سخت خلاف ہیں اور قرآن کے ماتحت پھر اس مسئلہ کی بھی سخت دشمن ہے کہ صرف ایمان پر نجات ہے وہ کہتی ہے کہ تمہارا لکھنا میں تسلیم کرتی ہوں اور بقول تمہارے یہ بیہودہ امر ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ مسیح کے خون سے ہمارے گناہ دھوئے گئے۔ بلکہ ایمان بلاعمل اُس کے نزدیک بالکل بیہودہ بات ہے۔ یسوع ناصری کو ایک کامل انسان اور اسوہ حسنہ قبول کرتی ہے اور اُس الٰہی عنصر کا اس میں نشوونما کامل مانتی ہے جو ہر انسان میں موجود ہے۔ اور ساتھ ہی جب میں نے اور انبیاء کے معصومیت کا ذکر کیا اور یہ بتلایا کہ ہمارے نزدیک سب پیغمبر ایسے عنصر کا نشوونما یافتہ جوہر اپنے اندر رکھتے تھے تو اس نے کہا میں اس کو قبول کرتی ہوں لیکن مجھے مسیح سے فیض پہنچا ہے۔ میں نے کہا اب محمدؐ سے فیض حاصل کرو۔ بجواب کہا بہت اچھا اسکو مسیح سے لگاؤ فطرتاً ہے اس لئے اُس کی ترجیح ہے۔ بلکہ بعض وقت تو یہ بھی گفتگو میں اس نے مانا کہ بعض باتیں یسوع پر بھی نہیں کھلیں لیکن پھر بھی مسیح کے ساتھ غلو ہے۔ اور اُسے کامل جانتی ہے۔ میں نے کہا مخصوصاً تم کو کیوں اس فضل کا مورد کیا گیا۔ کہنے لگی اس لئے کہ عورت پر مرد نے آج تک بہت ظلم کیا حالانکہ وہ نصف انسانیت تھی۔ اس لئے اب عورت مامور ہوئی ہے۔ بجواب میں نے کہا کہ وہ ظلم جو عورت پر تھا وہ اسلام نے ختم کر دیا۔ اور روحانی ترقیات کے دروازہ عورت پر ویسے ہی اسلام نے کھول دیئے ہیں جیسے مرد پر۔ تو پھر تو تمہاری ضرورت نہیں اُس نے تسلیم کیا کہ اُس نے اسلامک ریویو میں میرا مضمون عورت کے متعلق دیکھا ہے اور اُسے ازحد پسند ہے۔

اُس نے اعتراف کیا کہ اسلامک ریویو کو پڑھ کر نہ صرف اُس کے معلومات میں اضافہ ہوا ہے بلکہ بہت سے خیالات میں تبدیلی ہوئی ہے اور حیران رہجاتی ہے کہ اسلام میں اسقدر بے بہا موتی ہیں اور پھر اسلام پر اس قدر ظلم ہے۔ میں ضرور اسلام کی حمایت کرونگی مجھے بعض خوبیاں سمجھاؤ۔ خواجہ کمال الدین مجھے تم سے بہت ہمدردی اور اُنس ہے۔ تمہارا اور میرا مشن الگ نہیں ایک ہے۔ تم ہی یورپ میں قائم کرنے آئے ہو۔ جو میں قائم کرنا چاہتی ہوں۔ ایک خدا کی وحدانیت۔ مسئلہ کفارہ کو دور کرنا مسیح کی سچی حقیقت بیان کرنا روحانی دروازہ اور الہام ہر ایک کے لئے کھولنا۔ لیکن میں یورپ کو سمجھتی ہوں۔ اس لئے مجھے خدا نے چنا ہے

باتوں میں خفیف سا اختلاف میرا تمہارا ہے۔ تم اور میں اُسپر گفتگو ہی نہ کریں۔ بہتر ہی ہے۔

میں نے کہا دیکھو اصل بات یہی ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے تمہیں طیار کیا ہے میں اگر درجہ عیسائیت پر حملہ کروں تو ان لوگوں کو برداشت نہیں اور نیز میں ناواقف بھی ہوں اس لئے خدا نے شرک صاف کرنے کے لئے تم کو مقرر کر دیا ہے۔ حضور والا میں نے آپ کا الہام سسٹد سرج والا جو ڈاکٹر اقبال کے خط پر حضور کو ہوا وہ بالکل درست پایا ہے۔

آج میں نے اُس جلسہ مذاہب والے پانچوں سوالات کا جواب حضرت مسیح موعود دیا۔ اور کہا کہ دیکھو جن جن امور کو تم نے نہایت مشکل سے لکھا ہے اور پھر جن کی سند تمہارے پاس بائیبل میں نہیں وہ دیکھو اس جگہ اس کتاب میں کیسی مفصل بحث ہے۔ اور پھر ان سب امور کی بنیاد قرآن کریم ہے۔ میں نے اُس آخر میں کہا کہ دیکھو اس امر پر غور کرو تم نے جو کچھ امور مجھے بتلائے ہیں اور جن کے متعلق تمہارا بیان ہے کہ تم پر منکشف ہوئے ہیں اگر تمہارے کشف والہام کو الگ کیا جاوے اور اس کی سند انجیل اور کلام مسیح سے طلب کی جاوے تو وہاں خاموشی ہے کوئی جواب نہیں تم کہتی ہو کہ زمانہ قائل نہ تھا اس لئے وہ بتلائے نہیں گئے زمانہ اب قائل ہوا ہے اب اگر یہ سارے امور قرآن میں بوجہ اتم پائے جاویں تو پھر بتلاؤ قرآن کو ترجیح ہوئی یا نہیں

اب کل صبح میں یہاں سے رخصت ہونگا۔ سردست قرارداد یہ ہوا ہے کہ وہ ستمبر میں لندن آویگی وہاں اُس کا ایک عالیشان مکان ہے سات آٹھ ماہ وہاں رہیگی۔ اُس کا پیری مریدی کا بھی سلسلہ ہے۔ کثرت سے عورتیں آتی ہیں اور اُن کو یہ بخیال خود اسرار غامضہ کی تعلیم دیتی ہے مجھے اُس نے کہا کہ وہاں چلکر ہم اکٹھے کام کرینگے۔ اور قرآن بھی پڑھونگی۔ کیا عجب ہے کہ اس کے مریدیں محمدؐ کے مریدین بن جاویں میں نے اُسے کہا اور اُس نے بطیب خاطر قبول کیا کہ میں ان اسرار کو قرآن کی روشنی میں اُس سے بیان کروں اور وہ بخوشی قبول کریگی اور اپنے مریدین میں تعلیم کریگی واللہ اعلم بالصواب ہاں ایک اور فائدہ جو اسکو ملکہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ پیرس میں ایک بڑی بھاری مذہبی کانفرنس آج سے دو ہفتہ بعد ہونے والی ہے میرا دل چاہتا تھا کہ شامل ہوں اور مضمون پڑھوں چنانچہ شہزادی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک سفارشی چٹھی مجھے منتظمان کانفرنس کے نام دیگی اور لکھیگی کہ وہ مجھے موقعہ دیں کہ میں بھی اسلام پر کچھ تقریر کروں

اگر خدا کو منظور ہوا تو یہ ایک اچھا موقعہ ہے وہاں کل مغربی دنیا جمع ہوگی

خدا کرے چودھری فتح محمدؐ اور منشی نور احمد ۲ جولائی کو روانہ ہو گئے ہوں۔

کسقدر مشکل ہے جولائی کا پرچہ طیار ہے اور چھپ چکا ہے لیکن چونکہ میں وہاں نہیں روانگی کا کوئی انتظام نہیں

مجھے شہزادی نے چٹھی دی ہے جو فرانسیسی میں اُس نے لکھی ہے اُس کو میں نے پڑھوایا ہے کیونکہ کھلی تھی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسپر اسلام کی کس قدر عزت ہے اور اُس کی نگاہ میں میری بھی بہت توقیر ہے مجھے ذاتی عزت سے غرض نہیں مطلب میرا یہ ہے کہ یہ ملاقات نہایت نتیجہ خیز ہے خدا کرے پیرس میں صورت بنجاوے۔ انشاء اللہ پیرس میں پرسوں پہنچکر عرض کرونگا ممکن ہے اس خط کے ساتھ لکھ سکوں کہ کیا نتیجہ ہوا ۔ کمال الدین

مرزا صاحب کی نبوت

مضمون نگار کی پوزیشن

ہوشیار پور کے ایک شخص کے نام عرصہ تک تشحیذ مفت جاتا رہا ہے جب بند ہونے لگا تو اس نے التجا کی کہ میں قلمی امداد حسب منشاء دیا کرونگا۔ تشحیذ جاری رہنے دیں مگر اس کے مدیر مسئول نے جو ایک غیور شخص ہے اس بات کو پسند نہ کیا کہ کوئی غیر احمدی اس کا قلمی معاون ہو۔ اب غالباً وہی صاحب ہیں کہ ایک اخبار میں جو حضور مغفور کی شان میں گستاخی کرنے کو اپنے اخبار کی اشاعت بڑھانے کا ایک گر سمجھ کر خوفناک غلطی کا مرتکب ہو چکا ہے مرزا صاحب کی نبوت کے مضمون کو لے بیٹھے ہیں ۔

طریق استدلال

مگر ان کا طریق استدلال از سرتاپا غلط ہے۔ اسے لازم تھا کہ پہلے کتاب و سنت سے ایک منہاج نبوت مقرر کرتا اور پھر اسپر حضور کے دعوے کو پرکھتا اور اپنی زبان قلم سے کوئی ایسا اعتراض نہ نکالتا جس کی زد دوسرے انبیاء پر بھی پڑ سکتی تھی۔ چنانچہ

پہلا اعتراض

مرزا صاحب کی نبوت کی تردید میں سب سے پہلے دلیل جسے زبردست دلیل کہنا چاہئے مضمون نگار کو یہ ملی ہے

کی کمزوری اعصاب کے بہلنے سے زعفران کھاتے - کوئی
اس بھلے مانس سے پوچھے کہ تمہیں کب بحیثیت سول
سرجن مدعو کیا گیا تھا اور تم نے جانچ پڑتال کر کے یہ تعین کر لیا
تھا کہ مرزا صاحب کے اعصاب کمزور ہیں اور وہ صرف
زعفران کھانے کے لئے بہانہ بناتے تھے - پھر اپنی کسی لال
کھنوتی سے یہ مسئلہ دکھانا چاہیئے تھا کہ زعفران شریعت
اسلامیہ میں حرام ہے - یا اس کا استعمال عیاشی میں داخل ہے
یا یہ طیبات میں داخل نہیں اور جو لوگ نبوت و ولایت کا
دعویٰ کریں ان کے لئے یہ جائز نہیں رہتا - اگر یہ بات
نہیں تو ان ہوائی باتوں سے تم لوگوں کا کیا مقصد ہے بولو؟
دریدہ دہن تو پہلے ہی ہو بیشک اپنی زبان کھولو

دوسرا اعتراض

جناب والا کا یہ ہے کہ - عالیشان محلات میں آپ رہتے - بندہ خدا
ایمان سے کہو کبھی قادیان میں آئے ہو یا وہیں ہوشیار پور
سے مرزا صاحب کے محلات کے کنگرے تمہیں نظر آرہے
ہیں - اور کیا عالیشان محلات میں رہنا گناہ کبیرہ ہے - یا کم
از کم ایک نبی کے لئے منع ہے - سو نبیوں میں ایک تھا
جس کے لئے قرآن میں صرح ممرد من قواریر آیا ہے
پھر مسلمان ہو کر محلات پر اعتراض کرتے ہو ؟ شرم!

تیسرا اعتراض

یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں سر مجلس چائے نوش کی - یہ چائے
نوش کی - سفر میں یا حضر میں - میں جانتا ہوں یہ امرتسر کے
واقعہ کی طرف اشارہ ہے کیا وہ مرزا صاحب کا گھر تھا کیا
وہ سفر نہیں تھا - کیا مسافر کے لئے فعدة من ایام
اخر کا صریح ارشاد نہیں - کیا محدثین کے نزدیک سات
کوس سفر ہے یا نہیں ؟ علانیہ اور برسر مجلس کے لئے
میں اسی خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی مثال پیش کرتا
ہوں - دیکھو بخاری باب من افطر فی السفر لیراہ الناس
خرج رسول اللہ صلعم من المدینۃ الی مکۃ
فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ
الی یدہ لیراہ الناس فافطر - رسول اللہ مدینے
کی طرف سے عسفان میں پہنچے تو پانی منگوایا اور ہاتھ
اونچا کر کے پھر پیا تا کہ لوگ دیکھ لیں - وقت بھی بتا دوں
وفی روایۃ لمسلم انہ شرب بعد العصر (صحیح
مسلم میں ہے کہ آنحضرت نے عصر کے بعد پانی پیا)
دیکھا رسول اللہ صلعم نے علانیہ برسر مجلس رمضان میں پانی
پیا - اب ذرا اپنا فقرہ محمد کہاں نظر آتے ہیں - پڑھو اور
تھوڑا سا شرما جاؤ - کاش اس مقدس نبی کا یہ فرمان مندرجہ
بخاری ہی کبھی تم نے سنا ہوتا لیس من البر الصوم
فی السفر (سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں - (بخاری
صفحہ ۱۸۶)

چوتھا اعتراض

مرزا صاحب کے قریبی رشتہ دار مخالف تھے - میں کہتا ہوں
مرزا صاحب کے آقا و مولیٰ و مطاع خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے قریبی رشتہ دار بھی مخالف تھے اور کئی مخالف مرے
کیا ابو الحکم جو اسلام کی زبان میں ابوجہل کہلاتا ہے آپ کا
چچا نہ تھا - کیا ابو لہب آنحضرت صلعم کا چچا مسلمان تھا ؟
کیا کوئی داماد بھی آپ کا مرتد تھا یا نہیں - پھر قریبی رشتہ داروں
کا مخالف ہونا کیونکر منافی نبوت ہے ؟ پھر کیا بی بی کا ایمان
نہ لانا نبوت کے لئے قادح ہے - شاید تم حضرت نوح
حضرت لوط علیہما السلام کی نبوت کے قائل نہیں - ان
دونوں کی بیبیوں کے کافرہ ہونے کا ثبوت قرآن مجید سے
دے سکتا ہوں - لیکن اس اصل پر بھی مرزا صاحب
کی نبوت مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہے - دیکھو تم
نے خدیجہؓ کے مقابلہ میں نصرت جہاں بیگم کو رکھا ہے
اے نادان حق کے دشمن سن وہ مقدسہ مکرمہ مطہرہ مسیح
موعود پر ایمان لائی اس کے ایمان اس کے اخلاص کا
ثبوت اس کی اولاد کی تربیت میں ظاہر ہے - باقی رہی
یہ بات کہ زیور دیگر جائداد اپنے حق میں منتقل کرا لی - تم
قرآن مجید کی تعلیم سے ناواقف معلوم ہوتے ہو - تمہیں
معلوم نہیں کہ بیوی اپنے مال کی مالک ہوتی ہے - بہر اس
کا حق ہے وہ جس طرح چاہے خرچ کرے - ناحق شناس
خاوند کتاب و سنت سے ناواقف خاوند - بیویوں کے
مال میں بیجا تصرف کرتے ہیں - مگر یہاں تو یہ بات بھی
نہیں - ہم خوب جانتے ہیں کہ ام المومنین نے اپنے
مال و منال کا بہت سا حصہ دین کے لئے خرچ کر دیا

پانچواں اعتراض

مرزا سلطان احمد آپ پر ایمان نہیں لائے
کیا بیہودہ اور لغو اعتراض
ہے - دراصل تم حقیقت حال سے بالکل ناواقف ہو - مرزا
سلطان احمد صاحب تو اس مقدس انسان کی اولاد
اور اس کے خلیفہ کا اتنا ادب کرتے ہیں کہ یہاں کے
بہت سے لوگ اس کی چشم دید شہادت دے سکتے
ہیں - ان کا نوجوان - ایم - اے عزیز حضور مغفور کے
دست حق پرست پر بیعت - مرزا سلطان احمد صاحب
نے جب اس کی شادی کی تو اپنی بہو کے لئے - جب تک
وہ خلیفۃ المسیح کی بیعت نہ کر چکی اپنے گھر آنا پسند نہ کیا
لیکن ان باتوں سے قطع نظر سوال تو یہ ہے کیا بیٹے کا
مدعی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے - کیا یا بنی ارکب
معنا یاد نہیں رہا ؟

مضمون نگار نے بڑے دعوے سے کہا - کوئی مرزائی
قلم اٹھائے میں پتہ کی باتیں بتانے کو طیار ہوں - وہ پتہ کی
باتیں کس دن کے لئے رکھ چھوڑی ہیں بہت جلد ظاہر کرو
تا ناکام بٹالوی کی قسمت میں شریک ہو کر چشم عالمیان کے
لئے عبرت بنو اور ہمارے شیر جرنیل قاسم کا ایک نمبر آن
بان سے نکل جائے ؟ (اکمل)

اطلاع

جملہ انجمن ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں التماس
ہے کہ انجمن ضلع گوجرانوالہ نے بموجب قواعد
کارروائی کرنی شروع کی ہے
ضلع کی دوسری انجمنیں اس کے ساتھ مل کر کارروائی کریں ایسا
ہی چندہ بھی انجمن ضلع گوجرانوالہ کی وساطت سے آنا چاہیئے
اس طرح ہر سال کے آخر پہ پتہ لگ سکتا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ
کس قدر روپیہ آیا - پس ضلع گوجرانوالہ کی کل انجمنیں انجمن ضلع کی
وساطت سے بموجب قواعد کارروائی کریں (سکرٹری)

چند ضروری نوٹ

میں سب سے پہلے تو افسوس کرتی ہوں کہ بوجہ پریشانی طبیعت
و ناسازی مزاج کے بعد از
میں مدت کچھ نہیں لکھ سکی اور بعض ضروری خطوط جو وقتاً فوقتاً مجھے
اپنی معزز و عزیز بہنوں کی جانب سے ملتے رہے ان کی
تعمیل بھی نہیں کر سکی اور سچ کہو دل میں تو بہت صدمہ رہا کہ اس
خدمت سے محروم رہی مگر میری مختلف پریشانیاں اور خفیف
سے ابتلا کچھ ایسے مجموعہ الم بنگئے کہ اب تک ان سے مخلصی
نہیں پائی گو مومن صادق کو تو کوئی دنیاوی بات رنجیدہ یا
مضمحل نہیں کر سکتی مگر تاہم انسان ضعیف البیان ہے اور پھر
عورت ذات جس کی فطرت ہی کمزور و نازک پیدا کی گئی ہو
کہاں بچ سکتی ہے اور پھر مجھے تو جسمانی ہی نہیں بلکہ روحانی
حالت کا زیادہ غم ہے کہ دینی ترقیات اللہ تعالیٰ کے محض
فضل و کرم غریب نوازی سے ہوتی ہیں اس لئے میری عزیز
بہنیں صدق دل سے میرے لئے دعا فرما دیں کہ مجھے حسنات
دارین عطا ہوں -

(۲) بڑی خوشی - بڑی مسرت بہت ہی راحت کی بات ہے کہ یہ سال ہمارے (یعنی فرقہ اناث) کے لئے خاص برکات کا موجب ہوا کیونکہ ایک تو جناب شیخ یعقوب علیصاحب ایڈیٹر الحکم نے ہمارے لئے ایک رسالہ بنام احمدی خاتون نکالا اور اب تک وہ بڑھ چڑھ کر پرچہ نکل رہا ہے۔ گو اشاعت بروقت نہیں۔ مگر یہ قصور ہمارا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اسے مالی مدد دیں۔ شیخ صاحب نے تو یہانتک کوشش کی کہ چھوٹی بچیوں کے ٹوٹے پھوٹے لفظ حوصلہ افزائی کے لئے چھاپ دیئے اور دوم ہمارے صاحبزادہ والانسب نے اخبار الفضل نکالا تو خواہ ایک صفحہ ہی سہی مگر بقول پنجابی مثل (روڑ دی بیڑی دیاں بیرٹراں) ہی سہی تو بھی "تادیب النسا" کے نام سے مضامین مستورات کی بھلائی کے لئے لکھنے شروع کئے جزاک اللہ فی الدارین۔ اس میں اس دفعہ ہمارے خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا مضمون ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم غریبوں کے بھی شاید دن پھریں۔ کیا اچھا ہوتا کہ حضرت برادر مفتی صاحب بھی "بدر خواتین" کا کالم بند نہ کرتے اور آپ خود ہی کوئی نہ کوئی چھوٹا بڑا مضمون برابر درج کرتے رہتے یا لکھتے رہتے کیا فرض تھا کہ سکینہ ہی مضمون لکھا کرے یا کوئی اور خاتون ہی مجھے برادر معظم معاف فرما دیں۔ آپ پر برادرانہ شکایت کی ہے ورنہ آپ بھی معذور ہیں۔ ہماری بہنیں تعلیم یافتہ تو بہت ہیں اور اسلامی تربیت بھی خاص کر قادیان شریف میں تو کافی سے بڑھ کر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ان کو علمی مذاق کم ہے۔ ورنہ بدر خواتین کا کالم کیوں بند ہوتا (احمدی خاتون کے نکل آنے پر میں نے مناسب نہ جانا کہ بدر میں یہ کالم رہے۔ ایڈیٹر)

(۳) میری پیاری بہن ملکہ صاحبہ۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحبہ معاف فرمادیں اگر ان کی خدمت اقدس میں کچھ شکایات میں کروں۔ سنو بہن پیاری سچ کہ بخدا مجھے کیا بلکہ بہت سی بہنوں کو آپ پر بڑی بڑی اُمیدیں تھیں کہ آپ ایسی فاضلہ اور فصیحہ اور پُر جوش بہن تقریر سے تحریر سے ہم مستورات میں ایک روح پھونکدینگی اور بخدا میں نے تو آپکو قرۃ العین ثانی سمجھا ہوا تھا مگر میرا خیال غلط نکلا آپکے تقریر تو خیر کہیں رہی اپنی تصنیفوں میں آپ ایسی محو ہوئیں کہ کبھی سال بھر میں ایک مضمون بھی حمایت سلسلہ میں نہیں لکھا۔ اگر یہ بہانہ کرو کہ بال بچہ کا بکھیڑا ہے تو بہن کیا اپنی بال بچہ کی اسقدر محویت ہوئی کہ پیسہ کا کارڈ بھی اپنی قدیمی محبہ سکینہ کو نہیں لکھنا تھا۔ حالانکہ رسالہ "احمدی خاتون" میں انجمن مستورات بنانیکا مضمون دھر گھسیٹا۔ آپ تو ایسی مفقود ہیں کہ مجھے پتہ بھی نہیں کہاں ہو۔ پھر انجمن کون قائم کرے خیر اسکا جواب احمدی خاتون کے ذریعہ لکھونگی انشاءاللہ۔ یہاں تو یہ شکایت کہ آپ کا قلم ٹوٹ گیا یا دل میں حس نہیں رہا۔ ذرا بتلایئے تو سہی یا ازدواج ثانی والے مضمون سے ایسی خفگی اور عتاب آخر اس کی تردید میں ہی کچھ لکھنا تھا۔ (اکثر علیل رہتی ہیں انکے لئے دعا کریں ایڈیٹر)

۴۔ مدت سے میرے جی میں خیال ہے بلکہ دل دردمند ہے اور سخت رنج پہنچتا ہے کہ لاہور جو ہمارے قادیان معظم کے گویا دوسرے درجہ پر قدر رکھتا ہے اور جو مرکز علم و تہذیب میں دن بدن ترقی پر ہے وہاں کی کسی بہن کو قابل ناصح میں نے نہیں دیکھا نہ سنا اور مجھے بجد تعجب ہوتا ہے کہ جہانتک میں نے تحقیقات کی یہی سنا کہ لاہوری احمدی خواتین میں پرجوش بہن کوئی نہیں اور ہماری بچیاں بھی مشن سکولوں کی محتاج ہیں۔ اگلے دن مجھے سخت رنج پہنچا ایک ناواقف کم علم بہن دور سے آئی تھی افسوس کے ساتھ مجھ کو کہنے لگی کہ میں رات ایک بڑے شہر میں تھی باہر تو ہم سنتے ہیں کہ اس شہر میں بڑے جوش و خروش والے احمدی جماعت ہے اور بہت بھاری ہے مگر میں نے دیکھا کوئی بی بی احمدی پُر جوش نہیں بلکہ اکثر نمازوں میں سُست ہیں اور دینی تعلیم سے بے خبر بلکہ صبح سات بجے دو بچیاں جو فخر نسواں ہونی چاہئیں اُٹھیں اور اُٹھتے ہی کنگھی چوٹی کی۔ کپڑے بدل گاڑی آئی تو وہ سوار ہو سکول چلی گئیں نہ نماز پڑھی نہ قرآن شریف پڑھا۔ سچ کہ مجھے تو اس معمولی واقعے نے بدن میں رعشہ ڈال دیا۔ مگر یہ قصور کس کا ہے کیا مردوں کا نہیں جنہوں نے گھر میں احمدیت کی یا اسلام کی تحریک نہیں کی آجکل اس بڑے شہر میں انگریزی سکول کی زہریلی ہوا سرعت سے چل رہی ہے کاش کہ اگر ساتھ دینی عربی تعلیم ہوتی تو چنداں انگریزی تعلیم ضرر نہ پہنچاتی مگر اب تو بقول شاعر ؎

ان سے بی بی نے فقط اسکول ہی کی بات کی
یہ نہ بتلایا کہاں رکھی ہے روٹی رات کی

مگر کیا ایسی حالت میں ہمارے برادران ملت غفلت ہی میں رہکر اپنے گھروں کی خبر نہ لینگے اور کیا اپنی بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ سکول زنانہ جس میں دینداری تعلیم اور اسلامیہ مسائل کی تعلیم ہو نہ کھولینگے۔ نہیں بلکہ فقط بچیوں ہی کے لئے نہیں اپنی مستورات میں جب تک اسلامیہ تعلیم نہ پھیلائینگے ان کے رنت نئے اور پر جوش ٹریکٹ کام نہیں آوینگے بلکہ نسل میں بھی ماؤں کی جہالت اور دین سے بے خبری اثر کریگی جس کا عتاب گھر کے بادشاہ یعنی مردوں پر ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے وہ جوابدہ ہونگے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ اس شہر کے ایک معزز مصلح قوم کی ۱۲ یا ۱۳ سالہ بچی آئی اور یہاں جمعہ کی نماز میں بھی لڑکیاں جاتی ہیں اسے ساتھ لیگئیں افسوس کہ جماعت میں کھڑا ہونا اسے نہیں آتا تھا۔ پھر ہاتھ باندھنے کی عقل نہ تھی مگر سجدہ دیا۔ تو مضحکہ خیز۔ اناللہ۔ کیا گھر میں بھی کسیکو نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر مجھے تو رہ رہ کر اس کے باپ پر تعجب آتا۔ ماں بچاری تو خیر ناواقفی کے باعث معذور ہوگی۔ اسی طرح ایک دفعہ میں نے اس شہر میں رات گذاری وہاں مشاہدہ کیا کہ ایک دو احمدی بیبیاں آئیں۔ پوچھا کہ بھئی تم لوگ احمدی ہو تو کہا اجی احمدی کیا ہوتے ہیں۔ اری بہن۔ تمہارے میاں تو بڑے مخلص ہیں۔ قادیان اکثر جاتے ہیں تو کہا جی خدا جانے ہمیں کیا خبر کہ احمدی کیا کہتے ہیں۔ بلکہ ہم نے تو سنا ہے کہ قادیانی عورتیں بڑی آزاد ہیں اور بہت شاندار لباس وغیرہ پہنتی ہیں اور وہ ہم سے زیادہ سُکھی ہیں اور مرد ان کے زن مرید ہیں۔ سنے اناللہ پڑھ دیا۔ کہ حالت نازک ہے مولا کوئی ایسی تحریک ان کے دل میں ڈال کہ مردوں کو احساس پیدا ہو کہ عورتوں میں احمدیت کی تعلیم دیں اور اسلام سے ان کو خبر ہو۔ مجھپر کوئی ناراض نہو خدا قسم میں نے بہت ضبط کیا کہ کسی اور طریقے سے ہی نیکی سمجھادی جاوے مگر کوئی ایسا طریقہ نظر نہ آیا مجبوراً صاف صاف لکھدیا خدا کرے میرے ان چند لفظوں میں اثر ہو اور حالت مستورات سدھر جاوے۔ ہاں خوب یاد آیا اب جبکہ پیام صلح اخبار نکلتا ہے تو چاہئے کہ اس میں مستورات کے لئے ضرور حصہ رکھا جاوے جس کے ذریعہ ان میں نیکی پھیلائی جاوے اور اگر زنانہ سکول اگر ہمارے برادران ملت چاہیں تو علیحدہ کھول سکتے ہیں آگے ماننا نہ ماننا ان کے اختیار ہے ہمارا کام تو کہدینا تھا ؛

۵ ہماری بہنوں کو جو زیور علم وفضل سے آراستہ ہیں اور بفضل اللہ بہت سی بہنیں مجھ ناچیز سے بڑھ کر لائق فائق ہیں ان کو کمر ہمت باندھنی چاہئے اور اپنی بہنوں کی حالت سدھارنے کیجانب کوشش کرنی چاہئے دوسرے اخباروں کو چھوڑ کر اپنے اخبار میں مضامین لکھیں۔ مجھے اپنی معزز بہن مسز محمد علی صاحب ایم - اے پر بھی شکوہ ہے کہ وہ کوہ مری گئیں۔ سفرنامہ لاہور کے شریف بی بی

میں لکھا۔ مگر اپنی بہنوں کو نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ اول خویش بعدہ درویش پر عمل چاہئے تھا۔ بنت منشی غلام محمدؐ پھلوری ہیں۔ پردہ نشین عصمت میں وہ مضمون لکھتی ہیں۔ اپنے اخبارات میں کبھی نہیں لکھا دیغر ہم؟ بہن ملکہ تو مجھ پر ازدواج ثانی والے مضمون سے ایسی خفا ہوئیں کہ ملامت بھی بہت کی کہ تم نے کند چھری سے اپنا ہی گلا کاٹا گو بات ٹھیک تھی مگر عورت کے ہاتھ سے نہیں لکھا جانا چاہئے تھا۔ اللہ اکبر ایسی نفس پروری پر خط و کتابت ہی بند کر دی۔

میں نے یہ چند پریشان فقرے لکھے ہیں اشارۃً ورنہ ان میں سے ہر ایک ایسا تھا کہ اس پر کئی کئی صفحہ کا مضمون لکھنے کی گنجائش تھی۔ مگر المعذور مجبور ہے۔ زندگی رہی تو پھر سہی

والسلام عاجزہ سکینۃ النساء از قادیان

اخبار عالم

اڈریانوپل پر ترکی متصنہ کی خبر ٹرکی کے بڑے شہروں میں کمال مسرت و خوشی سے سُنی گئی۔

شمال اڈریانوپل میں سرحد سے گذر کر جنوبی کی طرف کوچ کر رہے ہیں۔ سفراکی کانفرنس امروزہ میں اس خبر سے سراسیمگی پھیل گئی کہ ترک فلیپو پولس کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ شاہ فرڈیننڈ نے دول سے مداخلت کی التجا کی۔

جرمن اخبار ٹرکی پر دباؤ ڈالنے کی مشکل کو تسلیم کر کے لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ سرحدی تصفیہ ترکی کی تائید میں کیا جائے۔

یارک کے متصل بنگھامپٹن کے ایک کارخانہ میں آگ لگنے سے عمارت ۲۰ منٹ میں جلگئی ۱۲۵ لڑکیاں جو کارخانہ میں تھیں کھڑکیوں سے کودنے سے ۵۰ ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئیں۔ آتشزدگی کی یہ وجہ ہے کہ ایک سلگتا ہوا سگرٹ کوڑے کرکٹ میں پھینکا گیا تھا ۵۰ سے ۶۰ تک لڑکیاں ہلاک اور ایک درجن ہلک طور سے زخمی ہوئیں کئی لڑکیوں کا پتہ نہیں ملتا۔

شاہ فرڈیننڈ نے یورپ سے اپیل کی ہے کہ وہ ٹرکی کو خود بلگیریا کے اصلی علاقہ پر حملہ کرنے سے روکے۔ ترکوں پر دیہات کے جلانے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ دول کے سفرا کو کل شاہ فرڈیننڈ نے اپنے محل میں طلب کر کے ترکی سپاہ کے ٹرلونداکس اور جمبولی کی سمت سے بلغاریہ پر حملہ آور ہونے۔ اس تعدی اور دیہات کو جلانے اور باشندوں کو ہلاک کرنے کے خلاف شکایت و اعتراض کیا۔ اور کہا کہ میں ہرگز یقین نہیں کر سکتا کہ جن طاقتوں نے سفارتی کارروائی یعنی معاہدہ لندن پر دستخط ثبت کئے ہیں جو کہ اب پاؤں تلے روندا جا رہا ہے اس توہین کا اس پر کچھ اثر نہ ہو گا۔ میں بلغاری قوم کی اس مصیبت میں یورپ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان لوگوں کے مصائب کا خاتمہ کرے جو اپنے پرانے ظالموں کی معاودت کے سامنے مفرور ہو رہے ہیں

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹرکی کی پیشقدمی یونان و سرویہ کے لئے کچھ نہ کچھ موجب خوف ہے۔ کانفرنس سفرا سے ظاہر ہوتا ہے کہ دول سوائے اس کے کسی سخت کارروائی پر متفق نہیں ہوئیں کہ ٹرکی سے سخت اظہار ناراضی کیا جائے۔ صرف روس مداخلت پر مائل ہے۔

لندن میں توقع کیجاتی ہے کہ بلغاریہ پر ترکی یورش ریاستہائے بلقان کو اپنے اختلافات کو جلد دور کرنے پر آمادہ کرے گی۔ ورنہ طاقتیں بعض ترکی مطالبات کے قبول کرنے میں پس و پیش کرینگی

گورنمنٹ رومانیہ نے اس بات کی ضرورت ظاہر کی ہے کہ بلغاریہ کو ترکی حملے کے روکنے کے قابل بنایا جاوے

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور۔ مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ چار روپے آٹھ آنے مل سکتی ہے۔

رفاہ عوام و خواص ۱/۲

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ انسان انکے بغیر زندگی کے سارے لطیف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب ہو جاتا ہے اور اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خاص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پھر خارش ڈھلکا اور ککرے وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں حتیٰ کہ اکثر نور چشم سے محروم ہو کر اندھے ہو جاتے ہیں۔ ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح کا بڑی محنت سے طیار کیا ہے اور اعلیٰ جزو اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں۔ کتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے انشاء اللہ بڑا مددگار ہے ہم نے اس سرمہ کی قیمت بہ لحاظ لاگت بہت کم رکھی ہے تاکہ عام لوگ اس سے فائدہ اٹھا دیں قیمت ایکتولہ ۴ محصولڈاک ۲ یہ سرمہ بھی حضرت صاحب کا سالہاسال سے تجربہ شدہ ہے پڑوال ککرے خارش۔ پہلی ڈھلکہ کے واسطے از حد مفید ہے قیمت یکتولہ ۱۲

المشتہر حکیم غلام محی الدین۔ قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانی اسلام۔ مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی۔ پرچارک براہمو دھرم۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ دانستہ کئی طور کے افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں۔ قیمت بھی کم ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی دفعہ چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵ر ہے ملنے کا پتہ مینجر برہمو پرچارک نزد پنجاب۔ براہمو سماج لاہور

ضرورت نکاح ہے

مستری شہاب الدین قوم سانی گوتم کشمیری۔ باشندہ جموں خاص عمر تقریباً ۴۳ سال ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں تنخواہ ۴۰ روپے ماہوار مذہب احمدی آبائی پیشہ نجاری و حدادی جسکی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے۔ مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں خط و کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ ست گرہ ہونی چاہیئے

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں ضرورت نکاح ہے ایک صاحب ۲۰ کے ملازم ہیں دوسرے بھی ملازم ہونیکے لائق ہیں۔ ہر دو خواندہ۔ لائق۔ خاندانی اور ہوشیار نوجوان ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو"